بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۲۹

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۸ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۱ اخاء ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقی جمہوریہ بینن کے دوسرے کامیاب جلسہ سالانہ میں سینکڑوں افراد کی شمولیت

نائیجیریا سے متعدد افراد کی شرکت، مشن کی تعمیر کے لئے ۵۶ ہزار فرانک کے چندے کی قربانی

نائیجیریا کے ہمسایہ ملک جمہوریہ بینن کے شہر پورٹو نووو میں جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ سالانہ ۸ اور ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا جس میں جمہوریہ بینن اور نائیجیریا سے آئے ہوئے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ آخری اجلاس میں امیر جماعت احمدیہ اور مشنری انچارج نائیجیریا مکرم محمد اجمل صاحب شاہد نے بینن میں زیر تعمیر مشن ہاؤس کے لئے چندے کی اپیل کی۔ جس پر مخلصین احمدیت نے والہانہ فدائیت کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے فوری طور پر ۵۶ ہزار فرانک کی خطیر رقم پیش کر دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

آئندہ کے لئے اس ملک میں تبلیغ اسلام کی راہ ہموار کرنے کے لئے ایک بک شاپ کے قیام کا منصوبہ پیش کیا گیا۔

دوسرے سالانہ جلسے کا آغاز ۸ ستمبر کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد جمہوریہ بینن کے قومی پرچم اور لوائے احمدیت کو لہرا کر کیا گیا۔ بینن کا پرچم احمدیہ مشن بینن کے چیئرمین الحاج رازی اور لوائے احمدیت مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت نائیجیریا نے لہرایا۔ اس موقعہ پر دور دراز سے آئے ہوئے مخلصین احمدیت نے پُرجوش نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیہ مشن بینن زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے لگائے جو کہ لوگوں کی دلچسپی اور کشش کا باعث ہوئے۔ بعد میں مقامی جماعت کے افراد وقتاً فوقتاً بڑے جوش و خروش سے یہ نعرے بلند کرتے رہے۔

ایمان افروز مناظر

۸ ستمبر کی صبح سے ہی احمدی مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ مقامی لوگوں کے علاوہ ہمسایہ ملک نائیجیریا کے شہروں لیگوس اور الارو کے مشنوں کی ویگنوں کے ذریعے، جن پر متعلقہ مشنوں کے نام لکھے ہوئے تھے، بہت سے احمدی پہنچ گئے۔ یہ احباب سارے راستے نعرہ ہائے تکبیر اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام زندہ باد کے نعرے لگاتے آئے۔ بہت سے دیگر احباب کاروں اور بسوں کے ذریعے پہنچے گئے۔ ایک قریبی ملک کے جلسہ سالانہ میں شمولیت لوگوں کے لئے بہت ہی ازدیادِ ایمان کا موجب تھی۔ باہمی مسرّت و اخوّت سے مقامی لوگوں کا بڑھ کر اپنے مہمانوں کو گلے لگا لینا مزید مسرّت انگیز تھا۔ مقامی جماعت نے لجنات اماء اللہ کے تعاون سے کھانے کا بہت ہی اچھا انتظام کر رکھا تھا

جلسے کے لئے خصوصی طور سے ایک وسیع و عریض پنڈال تعمیر کیا گیا تھا اور اسے فرنچ اور انگریزی زبان میں متعدد بینروں سے سجایا گیا تھا۔ یہ پنڈال سڑک کے بالکل ساتھ واقع تھا اور آنے جانے والوں کی خصوصی دلچسپی کا سبب بن رہا تھا۔

جلسہ سالانہ کا افتتاح مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت اور مشنری انچارج نائیجیریا کی تقریر سے ہوا جس میں انہوں نے ۱۹۷۴ء کے پُرآشوب دور میں اس ملک میں احمدیہ مسلم مشن کے قیام کا ذکر کیا اور اس کی ابتداء کے طور پر ۱۹۷۶ء ہی میں پہلی مسجد کی تعمیر کا ذکر کیا اور اس کے بعد خدا کے فضلوں اور برکات کے نتیجے میں ۱۹۷۵ء میں پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ مگر اس کے بعد ملک میں صورت حالات سازگار نہ ہونے کی وجہ سے دوسرا سالانہ جلسہ ۱۹۷۹ء میں منعقد ہو سکا۔

جلسہ سالانہ کے دیگر مقررین میں الحاج الفا احمد بھی شامل تھے۔ انہوں نے دجّال اور یاجوج ماجوج کے موضوع پر یوروبا زبان میں تقریر کی۔ مکرم ذکراللہ صاحب رکن احمدیہ مشن پورٹو نووو نے فرانسیسی زبان میں اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات انتہائی پُرجوش انداز میں بیان کئے۔ بعد ازاں اپنی تقریر کا یوروبا زبان میں ترجمہ بھی خود ہی کیا۔ اس کے علاوہ الحاج شونکا صاحب آف نائیجیریا نے مرکز احمدیت ربوہ اور قادیان کی زیارت کے ایمان افروز حالات سنائے۔ بعد ازاں مکرم جاگیڈے صاحب نے

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل اسلام آباد سے بخیریت ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور مہمات دینیہ میں ہر قدم پر حضور کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۵۵/ ۱۴۷-۱۰۲ میں جمع کرانے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

احباب محتاط رہیں

محمد اسماعیل خان صاحب ولد بوٹے خان صاحب ساکن سانگھڑ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ شخص افراد جماعت سے مختلف بہانوں سے پیسہ بٹور رہا ہے۔ کبھی اپنے آپ کو غریب ظاہر کر کے امداد کا خواہاں ہوتا ہے۔ کبھی کسی سے قرض لیتا ہے لیکن پھر واپس نہیں کرتا۔ جب کسی کا مکان کرایہ پر لیتا ہے اس کا کرایہ بھی ادا نہیں کرتا۔ آجکل یہ ضلع تھرپارکر نبی سر کے قرب و جوار میں گھوم رہا ہے۔

(امور عامہ)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بناء پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ
۱۱ اخاء ۱۳۵۸ ہش
۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کی فطری سعادت اور اس کا نقطۂ کمال

اللہ تعالیٰ کے مامور کو شناخت کرنا اور اس پر ایمان لانا بہت بڑی سعادت پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کی فطرت میں نیکی کا مادہ نہ ہو اور خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو انسان اس سعادت سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا۔ جو بھی سوچ سمجھ کر انشراح صدر کے ساتھ ایمان لاتا ہے اس کے سعید الفطرت ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا۔

جہاں مامور من اللہ پر ایمان لانا انسان کے فی الاصل سعید الفطرت ہونے پر دلالت کرتا ہے وہاں یہ بھی ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی انسان کا محض ایمان لانا ہی کافی نہیں ہوتا ایمان لانے کے بعد ضروری ہوتا ہے کہ انسان اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اپنی فطری سعادت کو اجاگر کرنے اوج کمال پر پہنچانے کی کوشش میں لگا رہے۔ فطری سعادت اللہ اور رسولؐ کے احکام کی بجا آوری میں محض نیکیاں بجالانے سے ہی اپنے کمال کو نہیں پہنچتی بلکہ اس کے لئے مومنوں کے واسطے سابق بالخیرات بننا ضروری ہوتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (المائدہ آیت ۴۹)

ترجمہ: پس اے مومنو! تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے باہم مقابلہ کرو۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مامور من اللہ پر ایمان لانے والے تین گروہوں میں منقسم ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو ایمان تو لے آتے ہیں لیکن نیکیاں بجالانے کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا قرار دیا ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو معروف نیکیاں بجالانے کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ وہ خواہشات کی پیروی تو نہیں کرتے۔ لیکن ایک حد تک ہی نیکیاں بجالاتے ہیں اور نیکیوں کی بجا آوری میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دھیمی چال سے چلنے والا قرار دیا ہے۔ تیسرے وہ لوگ جو بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالاتے ہیں اور نیکیاں بجالانے میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے تیز رو اور آگے نکلنے والا قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں میں پائے جانے والے ان تینوں درجوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ (فاطر آیت ۳۳)

ترجمہ: پھر (حقیقت یہ ہے کہ نزول وحی کے بعد) ہم نے اپنی کتاب کا (ہمیشہ) انہی لوگوں کو وارث بنایا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا۔ پس ان میں سے کوئی کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی (یعنی دھیمی) چال چلنے والا تھا اور کوئی کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے آگے بڑھنے والا تھا۔ یہ (اللہ کا) بڑا فضل ہے۔

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر مختلف زمانوں میں جو لوگ ایمان لائے وہ بھی اپنے ایمان واخلاص اور نیکیوں کی بجا آوری کے لحاظ سے تین حصوں میں منقسم تھے۔ اوّل تو مہاجرین وانصار پر مشتمل صحابہ کرامؓ کا وہ گروہ تھا جو صحیح معنوں میں سابق بالخیرات تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان واخلاص اور فدائیت کی اور بعد میں آنے والوں میں سے ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے درجے عطا کئے اور اجر بے حساب سے انہیں نوازا۔ اس خاص گروہ کے علاوہ جنگل میں رہنے والے عربوں میں سے جو لوگ بعد میں ایمان لائے ان میں سے بعض لوگ نیکیاں بجالانے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح سابق بالخیرات تو نہیں تھے لیکن یہ بھی نہیں تھا کہ وہ اطاعت سے بالکل غافل ہوں۔ وہ صرف ایک حد تک ہی نیکیاں بجالانے پر اکتفا کر بیٹھے تھے۔ انہوں نے اپنے محدود اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ سے اجر پایا۔ پھر ان اعراب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جو ایمان تو لے آئے تھے لیکن ایمان لانے کے بعد انہوں نے اپنی فطری نیکی کو اجاگر کرنے اور اسے ترقی دینے کی کوئی فکر نہ کی بلکہ صرف زبانی ایمان لانے کو ہی اپنے لئے کافی سمجھا۔ یہی وہ لوگ تھے جو اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

پہلے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو محض ظاہری طور پر ایمان لانے کی وجہ سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ کے مصداق تھے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (التوبہ آیت ۹۸)

ترجمہ: اور دیہاتیوں (اور جنگل کے رہنے والوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (خدا کی راہ میں) خرچ کئے ہوئے مال کو چٹی سمجھتے ہیں اور (اس بناء پر) تمہارے لئے (آسمانی) گردشوں کے انتظار میں رہتے ہیں (سنو) بُری گردش انہی پر آئے گی اور اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ کے مصداق تھے فرماتا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ آیت ۹۹)

ترجمہ: اور دیہاتیوں (اور جنگل میں رہنے والے عربوں) میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر (سچا) ایمان لاتے ہیں اور (خدا کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے (خدا کی) قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو! یہ فعل ضرور ان کے لئے (خدا کی) قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کا جو سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ کے مصداق تھے ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ: اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے ان کے پیچھے چلے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ اس نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ ہر مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں میں تین گروہ ہوتے ہیں ایک وہ لوگ جو ظاہری ایمان کے باوجود اطاعت الٰہی سے باہر ہونے یعنی اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایمان لانے کے باوجود خسارہ میں رہتے ہیں۔ وہ زیر عتاب آئے بغیر نہیں رہتے۔ دوسرے وہ لوگ جو دل سے ایمان تو لاتے ہیں اور نیکیاں بجالانے کی اہمیت کو بھی سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کا نیکیاں بجالانا ایک خاص معیار سے آگے نہیں بڑھتا۔ خدا تعالیٰ ان کے محدود اعمال کی قدر کرتے ہوئے ان کے ساتھ رحمت کا سلوک کرتا ہے۔ تیسرے وہ لوگ

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے

(مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

(۲)

زندہ کتاب یعنی قرآن کریم کی تاثیر

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیت ۲۷)

یعنی کفار نے کہا اس قرآن کی تعلیم مت سنو اور اس کے سنانے کے وقت شور مچا دو تا کہ اس طرح تم غالب آجاؤ۔

الغرض مخالفین نے شور مچا کر منفی رنگ میں مخالفت کرنا شروع کر دی اور لوگوں کو اسلام کے قبول کرنے سے منع کرنا شروع کر دیا اور دوسرا اس مخالفت کا مثبت پہلو یہ ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کیا ہے:۔

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝

(الحجر آیت ۳)

یعنی جن لوگوں نے (اس کا) انکار کیا ہے وہ بسا اوقات آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ (بھی اس کی) فرمانبرداری کرنے والے ہوتے۔

کیونکہ قرآن مجید نے وہ انعام بھی واضح طور پر بیان کر دیا جو اس تعلیم کو قبول کر کے خداوند تعالیٰ کی طرف سے مومن کو ملتا ہے۔ فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱ تا ۳۳)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا تھا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے تھے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنّت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس (جنّت) میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس حقیقت کو ان درج ذیل کلمات میں بڑی شرح و بسط سے بیان فرماتے ہیں:۔

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ..... اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذیذ وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے اگر ان کے وجود (کو) ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دور تر اور بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں۔ انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے۔ انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے۔ جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کے در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ وہ ہر میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ ان کا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ۔ حاشیہ صفحہ ۲۳، ۲۴ بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۱۰، ۱۱)

زندہ کتاب یعنی قرآن کریم سدا بہار باغ ہے

اس حقیقت کو خداوند تعالےٰ نے نہایت خوبصورت انداز میں ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا ھُوَ بِالْھَزْلِ ۝ اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا ۝ وَّاَکِیْدُ کَیْدًا ۝

(الطارق آیات ۱۲ تا ۱۷)

یعنی میں شہادت کے طور پر اس بادل کو پیش کرتا ہوں جو بارش سے بھرا ہوا بار بار برستا ہے (سماء کے معنے بادل کے بھی ہیں۔ اس کے بعد ذات الرجع کے الفاظ آتے ہیں جس کے معنے بار بار لوٹنے کے ہیں اور بار بار آنا برسنے والے بادل کی صفت ہے) اور اس زمین کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں جو بارش نازل ہونے کے بعد پھٹ کر بارش کی غرض پوری کرتی ہے۔ یہاں ذات الصدع کے لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ الصدع کے لئے عام طور پر پھٹنے کے ہیں لیکن لغت میں "روئیدگی نکالنے والی شئے کے بھی ہیں" جو زمین کا کام ہے۔ یہ شہادت اس امر پر ہے کہ وہ (یعنی قرآن کریم) یقیناً قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی (بے فائدہ اور) کمزور کلام نہیں۔ وہ لوگ یقیناً (اس قرآن کے خلاف) خوب داؤ پیچ کریں گے اور میں (یعنی خدا) ان کے خلاف خوب تدبیریں کروں گا (اور حق کھل جائے گا)۔

اس جگہ بادلوں اور زمین کو قرآن کریم کی سچائی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ یعنی جس طرح بارش نازل ہوتی ہے اور زمین روئیدگی اگاتی ہے اسی طرح قرآن مجید کے نازل ہونے پر نہایت پاکیزہ اور نیک نسل پیدا ہوگی اور ایسی نسل پیدا ہوگی جو ثابت کر دے گی کہ قرآن مجید آخری کتاب ہے اور اس کے بعد کسی اور کتاب کی امید فضول ہے۔ نہ اس میں کوئی کمزوری ہے اور نہ کوئی بے فائدہ بات ہے۔ سو یہ یقیناً واضح ہو گیا کہ یہ قانون ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے اور سدا بہار اور زندہ ہے۔ اس مفہوم کو ایک اور مثال سے خدا تعالیٰ نے نہایت عمدگی سے بیان فرمایا ہے:۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّھَا ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ۝ وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لھا من قرار ۝

(ابراہیم آیات ۲۵ تا ۲۷)

(اے مخاطب! کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلامِ پاک کے متعلق حقیقتِ حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے جس کی جڑھ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور جس کی ہر ایک شاخ آسمان کی بلندی میں پہنچی ہوتی ہے وہ ہر وقت اپنے رب کے اِذن سے اپنا تازہ پھل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے (ان کی ضرورت کی) تمام باتیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور بُری بات کا حال بُرے درخت کی طرح ہے جس کو زمین سے اُکھاڑ کر (پھینک) دیا گیا ہو (اور) جسے (کہیں بھی) قرار (حاصل) نہ ہو۔

اب مَیں اِس مثال کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلماتِ طیّبات میں درج کرتا ہوں:-

"جس حالت میں فرقانِ مجید وہ عظیم الشان و سرسبز و شاداب درخت ہے جس کی جڑھیں زمین کے نیچے تک اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں تو پھر ایسے شجرۂ طیبہ کے پھلوں سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے اس کے پھل بدیہی الظہور ہیں جن کو ہمیشہ لوگ کھاتے رہے ہیں اور اب بھی کھاتے ہیں اور آئندہ بھی کھائیں گے اور یہ بات بعض نادانوں کی بالکل بیہودہ اور غلط ہے کہ اِس زمانہ میں گویا ان پھلوں تک گزر ہی نہیں بلکہ ان کا کھانا پہلے لوگوں کے ہی حصّہ میں تھا اور وہی خوش نصیب لوگ تھے جنہوں نے وہ پھل کھائے اور ان سے متمتع ہوئے اور ان کے بعد بدنصیب لوگ پیدا ہوئے جن کو مالک نے باغ کے اندر آنے سے روک دیا۔ خدا کسی ذی استعداد کی استعداد کو ضائع نہیں کرتا اور کسی سچے طالب پر اس کے فیض کا دروازہ بند نہیں ہوتا اور اگر کسی کے خیالِ باطل میں یہ سمایا ہوا ہے کہ کسی وقت کسی زمانہ میں فیوضِ الٰہی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور ذی استعداد لوگوں کی کوششیں اور محنتیں ضائع جاتی ہیں تو اُس نے اب تک خدا تعالیٰ کا قدر شناخت نہیں کیا اور ایسا آدمی انہیں لوگوں میں داخل ہے جن کی نسبت خدا تعالیٰ نے آپ فرمایا ہے "وما قدروا اللہ حق قدرہ"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۵۹، ۴۶۰ بحوالہ شانِ قرآن صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳)

(باقی)

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر کی پندرہ روزہ تربیتی کلاس

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر نے مورخہ یکم ستمبر تا ۱۵ ستمبر ایک تربیتی اور تعلیمی کلاس کا اہتمام کیا جس کے مختصر کوائف مندرجہ ذیل ہیں:-

۱۔ نصاب:-

(۱) سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات بمعہ ترجمہ (۲) نماز باترجمہ (۳) دعوۃ الامیر (۴) مشکوٰۃ (عورتوں کے مسائل سے متعلق احادیث) (۵) قرآن مجید ایک پارہ (۲۴ ویں نصف سے ۲۵ ویں نصف تک)

۲۔ تعلیم و تدریس:-

تعلیم و تدریس کے فرائض مندرجہ ذیل خواتین نے ادا کئے:-

(۱) درس قرآن مجید	خاکسار سیّدہ ثریا جبیں سیکرٹری تعلیم
(۲) حدیث	محترمہ امۃ الرشید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ
(۳) دعوت الامیر	خاکسار سیدہ ثریا جبیں
(۴) مرکزی نصاب	محترمہ بشریٰ مبارک، محترمہ بشریٰ رشید، محترمہ زرینہ رشید اور محترمہ ماہ منور صاحبہ۔

۳۔ تقاریر:-

مندرجہ ذیل تربیتی تقاریر کروائی گئیں:-

(۱) ۱۲ ستمبر تکبّر۔ محترم بابو قاسم الدین صاحب (سابق امیر و ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ)

(۲) ۱۳ ستمبر تربیتِ اولاد اور والدین کے فرائض۔ محترم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد ایم۔ اے مربّی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ

(۳) ۱۴ ستمبر تربیتِ مستورات۔ محترم قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ شہر۔

(۴) ۱۵ ستمبر پردہ کی تعلیم اور مغربی تقلید سے بچنے کے ذرائع۔ محترم چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناصر شاہد ایم۔ اے مربّی سلسلہ۔

یہ تربیتی کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ ہوتی رہی۔ کثرت سے بہنیں شریک ہوتی رہیں اور نماز مغرب بھی باجماعت ادا ہوتی رہی۔ نیز مورخہ ۱۰ ستمبر کو نارووال، سمبڑیال، ڈسکہ، بدوملہی اور چونڈہ کی صدر اور سیکرٹری لجنات کا اجلاس بلایا گیا جس میں بعض انتظامی امور طے کئے گئے۔ الحمد للہ ہماری یہ تربیتی کلاس بڑی کامیاب رہی۔ جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(سیدہ ثریا جبیں اہلیہ کیپٹن سید محمد احمد شاہ مرحوم سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ پر عورتوں کے قیام کے لئے جو مہمان خانہ زیر تعمیر ہے ابھی اس میں بہت سا کام باقی ہے۔ ۱۵ ستمبر تا ۳۰ ستمبر ۲۰۵۸ روپے کی آمد ہوئی جو پندرہ دن کی آمد کے لحاظ سے بہت کم ہے۔ اِس وقت تک اِس سلسلہ میں کُل آمد ۳,۸۳,۳۹۳ روپے ۶۴ پیسے ہو چکی ہے اور کُل خرچ مہمان خانہ کی تعمیر پر ۴,۴۱,۹۰۳ روپے ۱۹ پیسے ہو چکا ہے اور ابھی کچھ کام ہونے باقی ہیں۔ جو خرچ ہو چکا ہے اِس لحاظ سے بھی ابھی لجنہ اماء اللہ نے ۵۸,۵۱۰ کی ادائیگی کرنی ہے اِس لئے بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ جن بہنوں نے ابھی تک اِس چندہ میں حصہ نہیں لیا وہ لیکر اِس سعادت میں حصّہ لیں۔ ایک بہن بھی نا دہندہ نہ رہے۔ لجنات کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اس چندہ کی تحریک بار بار کرتی رہیں۔ تین سو یا اس سے زائد چندہ دینے والی بہنوں کے نام بطور یادگار اور دعا کندہ کروائے جا رہے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ٹکٹ حلقہ خاص

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والی بعض خواتین بہت دُور سے آتی ہیں۔ بعض بیمار اور کمزور ہوتی ہیں جن کے لئے زمین پر بیٹھنا مشکل ہوتا ہے وہ حلقہ خاص کی ٹکٹوں کے لئے درخواست دیں اور اپنی بچیوں کو نیچے بیٹھنے پر مجبور کریں۔ خواتین بیوجہ حلقہ خاص کے ٹکٹوں کے لئے مجبور نہ کریں اور ایک دفعہ انکار کئے جانے پر اصرار نہ کریں۔ نیز ایسی درخواستیں ۱۵ دسمبر تک مل جانی چاہئیں عین وقت پر کوئی ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔

بیرونِ پاکستان خواتین بھی جو عہدہ دار نہ ہوں حلقہ خاص کا ٹکٹ لیں سٹیج کا ان کو نہیں ملے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قائدینِ مجالس! مجلس کے جملہ چندہ جات کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۲ سال پہلے - ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء

قادیان سے دس ہزار احمدیوں خصوصاً "مستورات کے انخلاء کا عظیم کارنامہ

خلافت کی زندہ اور روشن برکات کا تاریخ عالم میں ہمیشہ زندہ رہنے والا کارنامہ

یوں تو احمدیت کی تاریخ خلافت کی بے شمار اور لاتعداد برکات سے بھرپور و معمور ہے۔ لیکن ۱۹۴۷ء کے پُرآشوب دور میں قادیان سے دس ہزار کے قریب احمدیوں خصوصاً مستورات کا عزت و آبرو کے ساتھ انخلاء تاریخ عالم کا ایک ناقابل فراموش واقعہ ہے۔ یہ محض تعلّی نہیں بلکہ دنیا بھر کی تاریخ انتقال آبادی کی کوئی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتی جہاں اتنی زبردست تعداد میں آبادی کو اتنے ہولناک حالات میں ایک جگہ سے دوسری جگہ اتنی کامیابی اور سکون سے منتقل کر دیا گیا ہو کہ نہ تو کوئی جان ضائع ہوئی نہ ہی عزت و آبرو پر آنچ آئی۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔ مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کو جنہوں نے احمدیت اور عالم انسانیت کی تاریخ کا یہ عظیم اور عجیب و غریب واقعہ تاریخ احمدیت جلد گیارہ کے صفحات ۵۹ تا ۷۱ میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ قلمبند کر کے آئندہ نسلوں کے لئے اسے محفوظ کیا۔ اصل لُطف تو وہیں سے پڑھنے کا ہے تاہم اس مختصر سے مضمون میں اس تاریخ ساز واقعے کے جستہ جستہ پہلو بیان کئے جاتے ہیں۔

۷ ستمبر ۱۹۴۷ء کو مجلس مشاورت میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیان سے احمدی عورتوں اور بچوں کو پاکستان لانے کا فوری بندوبست کیا جائے۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء کو اولوالعزم مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو تحریک کی کہ احمدی عورتوں اور بچوں کو قادیان سے نکالنے کے لئے دو سو ٹرکوں کا بندوبست کیا جائے۔ تاکہ ان کو ایک انتظام کے تحت قادیان بھجوایا جائے اور وہاں سے تنظیم اور نظم و ضبط کے تحت آبادی کو نکالا جا سکے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ حضور رضی اللہ عنہ کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی برکت ڈالی اور شدید مشکلات اور انتہائی خطرناک حالات میں احمدیوں نے پاکستان سے ٹرک اور بسیں بھیجنی شروع کیں۔ جن میں سے بعض جماعتی نظام کے تحت اور بعض انفرادی طور پر بھیجی جاتی تھیں۔ اس طرح سے آہستہ آہستہ احمدی آبادی کا انخلاء شروع ہوا اور قریباً دو ماہ کے عرصے میں تمام کی تمام احمدی آبادی جن میں عورتیں اور بچے زیادہ تھے اور جن کی تعداد قریباً دس ہزار تھی۔ آگ و خون کے دریا سے گزر کر صحیح سلامت پاکستان پہنچ گئے۔

سب سے بڑا قافلہ

اس سلسلے کا سب سے بڑا اور آخری قافلہ آج سے ۳۲ سال قبل آج ہی کے روز ۱۱ اکتوبر اور ۱۲ اکتوبر کو قادیان سے روانہ ہوا۔ ان دونوں ایام کے قافلے میں قریباً سو ٹرک شامل تھے۔ آبادی کے انخلاء کے لئے اس وقت قادیان کے امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ نے ایک کمیٹی بنائی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) مولانا جلال الدین صاحب شمس رض، مولوی ابوالعطاء صاحب اور مرزا عبدالحق صاحب (حال صوبائی امیر پنجاب) شامل تھے۔ اس کمیٹی نے قادیان کی آبادی کو جس سلیقے، کڑے نظم و ضبط اور دن رات کی محنتوں سے پاکستان پہنچایا۔ یہ اسی کا کارنامہ تھا۔ باہر جانے والی ہر پارٹی کو باقاعدہ ٹکٹ جاری کیا جاتا۔ جس میں عورتوں، بچوں اور ان کے سامان کی تعداد درج ہوتی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا فرمانا تھا کہ:۔

"میں اور میرا عملہ بسا اوقات رات کے تین تین بجے تک مسلسل کام میں لگے رہتے اور بعض راتیں تو ہم ایک سیکنڈ بھی نہیں سو سکے۔"

اسی کا نتیجہ تھا کہ قادیان کی آبادی جو زیادہ تر عورتوں اور بچوں پر مشتمل تھی خیر و عافیت اور عزت و آبرو کے ساتھ پاکستان پہنچ گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

قادیان سے آبادی کے انخلاء کے بارے میں ایک چشم دید شہادت حضرت خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی ہے۔ آپ نے اپنے ایک طویل مضمون میں لکھا:۔

"حضرت ...... خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بے حد و حساب مشکلات اور رکاوٹوں کے دوران قادیان کے ہزاروں بچوں، عورتوں اور مردوں کو قادیان سے نکالنے کا جو انتظام فرمایا وہ اتنا شاندار اور اتنا کامیاب تھا کہ اس کی مثال سارے مشرقی پنجاب میں کہیں نہیں مل سکتی۔ ...... حالانکہ راستہ تو الگ رہا خود قادیان میں ہندو فوج، ہندو پولیس اور سکھ لٹیروں اور قاتلوں کے جتھوں کی یہ حالت تھی کہ جس کو چاہتے بے دریغ اور بلا وجہ گولیوں کا نشانہ بنا دیتے۔ جسے چاہتے بلاخوف و خطر لوٹ لیتے اور دن دہاڑے دیہاتی پناہ گزینوں کے مجمع میں گھس کر عورتوں کو اُٹھا لے جاتے۔ ...... ان حالات میں کئی دنوں تک گھری ہوئی قادیان کی احمدیہ جماعت کی ہزاروں عورتوں، بچوں اور مردوں کو ایک بھی جان کے ضائع یا گم ہونے کے بغیر درندہ صفت دشمنوں کے پنجۂ ستم سے نکال کر صحیح و سلامت منزل مقصود تک لے جانا کوئی معمولی کارنامہ نہیں۔"

......

ڈنکرک سے انخلاء کا موازنہ

خواجہ صاحب نے لکھا ہے کہ اس تاریخی واقعے کی مثال دنیا بھر میں صرف ایک واقعے سے دی جاتی ہے اور وہ دوسری جنگ عظیم میں ڈنکرک کے مقام سے انگریز فوج کی ایک بہت بڑی تعداد کا انخلاء ہے جبکہ بہت بڑا جانی و مالی نقصان برداشت کر کے بڑی تعداد میں فوج کو نکال لیا گیا۔ خواجہ صاحب نے اس واقعے کا موازنہ کرتے ہوئے قادیان کے انخلاء کو ایک عظیم تر واقعہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈنکرک میں اگرچہ دشمن نے فوج کو گھیر لیا تھا مگر مقابلے میں انگریز بالکل بے دست و پا نہیں تھے بلکہ ان کا اسلحہ کافی مقدار میں ان کے پاس تھا جبکہ قادیان کے احمدیوں سے فوج اور پولیس نے سوٹیاں تک چھین لی تھیں۔ پھر ان فوجیوں کے پاس ان کی نقل و حمل کے ذرائع موجود تھے جن میں جہاز اور کشتیاں وغیرہ شامل تھیں۔ مگر قادیان میں ارد گرد کے حملہ آور گدھوں تک کو لوٹ کر لے گئے تھے۔ اور ٹرک اور کاریں وغیرہ تو بہت پہلے ضبط ہو چکی تھیں۔ اس کے بعد ڈنکرک سے فوجیوں کا انخلاء برطانیہ عظمیٰ جیسی عظیم حکومت نے سرکاری انتظامات کے تحت کیا جبکہ یہاں پر ایک بے سر و سامان جماعت کے چند مخلص نحیف و کمزور لوگوں نے صرف خدا تعالیٰ کی تائید اور خلافت کے نظام کے تحت یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ ڈنکرک سے نکلنے والے جنگجو اور مشکلوں کو سہنے والے فوجی تھے۔ جبکہ یہاں سے نکلنے والی بے سہارا عورتیں معصوم بچے اور بہت سے کمزور۔ بیمار اور لاغر لوگ تھے جن کو ان مشکلات سے گزرنا تو الگ رہا کبھی ان مشکلات کا خیال تک نہیں آیا تھا۔

(ملخصاً الفضل ۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء)

خُدا کا عظیم نشان

قادیان میں آبادی اور جماعت کے نظام کی منتقلی کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ نے فرمایا:۔

"پس اول تو یہی کتنا بڑا نشان ہے کہ ہزاروں افراد کی جماعت قادیان سے نکلی اور سلامتی کے ساتھ یہاں پہنچ گئی ..... یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ ہماری انجمن کا اتنا بڑا محکمہ قادیان سے اُٹھ کر لاہور آ گیا اور یہاں آتے ہی چالو ہو گیا ..... یہ تو بالکل الٰہ دین کے چراغ والی بات ہو گئی جس طرح اس چراغ کو رگڑنے سے "فاناً فاناً" ایک محل تیار ہو جاتا تھا اسی طرح یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہوا کہ قادیان سے صدر انجمن اٹھی اور لاہور میں آ کر قائم ہو گئی۔ اور قائم بھی ایسی شان سے ہوئی کہ آج دنیا میں احمدیت کا نام جس قدر بلند ہے جس قدر عظمت اسے حاصل ہے یہ بلندی اور عظمت اس سے بہت زیادہ ہے، جو اسے قادیان میں حاصل تھی۔" (مرتب:۔ یوسف سہیل شوق ربوہ)

گوشوارہ وعدہ جات و وصولی لغایت ۳۱ اگست ۱۹۷۹ء
چندہ تحریک جدید سال ۴۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسب ذیل اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ وصولی کو ۳۱ اکتوبر سے پہلے سو فی صد تک پہنچانے کی ہر ممکن سعی فرمائی جائے۔

(الملتمس وکیل المال اوّل)

نمبر شمار	نام اضلاع		وعدہ جات	وصولی تا ۷۹/۸/۳۱
۱	ربوہ شہر		۱,۲۲,۵۴۰	۹۷,۱۶۳
۲	جھنگ ضلع		۲۳,۸۲۱	۱۴,۸۹۲
۳	فیصل آباد	ضلع	۶۶,۹۱۸	۶۶,۴۵۸
۴	سرگودھا	"	۸۴,۲۲۷	۳۴,۹۸۷
۵	میانوالی	"	۳,۹۸۹	۳,۴۹۱
۶	لاہور	"	۱,۸۲,۷۶۴	۱,۳۱,۰۸۶
۷	قصور	"	۱۲,۲۱۱	۳,۳۳۸
۸	گوجرانوالہ	"	۵۵,۵۴۰	۲۸,۸۷۵
۹	شیخوپورہ	"	۶۱,۸۷۴	۳۳,۶۴۲
۱۰	سیالکوٹ	"	۹۵,۴۸۰	۶۱,۷۹۳
۱۱	پشاور	"	۳۶۲۱۶	۱۸,۴۰۳
۱۲	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	"	۱۷۱۰	۱,۳۰۰
۱۳	کوہاٹ	"	۲۷۹۵	۴۹۷
۱۴	ہزارہ	"	۱۰,۶۸۸	۲,۴۱۹
۱۵	بنوں	"	۶۹۱	۳۷۱
۱۶	اٹک	"	۲۹۱۸	۱,۰۳۸
۱۷	راولپنڈی	"	۱,۲۲,۲۰۰	۵۲,۵۵۲
۱۸	مردان	"	۹,۶۳۰	۵,۶۵۰
۱۹	آزاد کشمیر	"	۱۲,۸۴۴	۷,۷۴۹
۲۰	جہلم	"	۱۴,۰۲۶	۱۰,۴۷۲
۲۱	گجرات	"	۳۶,۹۸۲	۱۸,۱۸۴
۲۲	ساہیوال	"	۵۴,۹۶۳	۲۲,۶۱۵
۲۳	ملتان	"	۳۶,۸۱۰	۱۶,۱۰۳
۲۴	وہاڑی	"	۶,۸۷۴	۲,۹۱۲
۲۵	مظفرگڑھ	"	۱۶,۷۵۹	۱۶,۳۰۸
۲۶	ڈیرہ غازیخاں	"	۱۰,۰۲۶	۶,۳۰۲
۲۷	بہاولپور	"	۱۴,۱۲۱	۸,۷۳۳
۲۸	بہاولنگر	"	۲۰,۹۰۰	۱۶,۵۹۵
۲۹	رحیم یارخاں	"	۱۰,۵۲۲	۷,۹۲۰
۳۰	سکھر	"	۶,۶۸۹	۷,۰۴۲
۳۱	شکارپور	"	۱,۱۴۹	۱,۱۰۰
۳۲	جیکب آباد	"	۴,۰۹۴	۲,۹۳۱
۳۳	لاڑکانہ	"	۱۱۲۹	۱,۶۸۱
۳۴	خیرپور	"	۵۴۹	۵۴۹
۳۵	نوابشاہ	"	۲۳,۸۶۵	۲۲,۱۷۷
۳۶	حیدرآباد	"	۵۵,۹۷۴	۲۱,۰۴۶
۳۷	بدین	ضلع	۷,۲۷۳	۲,۷۲۳
۳۸	سانگھڑ	"	۱۷,۲۸۶	۵,۸۳۰
۳۹	تھرپارکر	"	۸۷,۲۰۵	۴۳,۶۳۴
۴۰	دادو	"	۲۶۰۰	۱,۰۱۰
۴۱	کراچی	"	۲,۲۱,۰۰۰	۱۸,۵۲۷
۴۲	کوئٹہ		۵۷,۰۱۰	۵۷,۰۳۲

امتیازی نتیجہ امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ منعقدہ جون ۱۹۷۹ء

مشتمل بہ معیار اوّل۔ دوم۔ سوم

ربوہ

نتیجہ امتحان معیار اوّل

امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات :- ۶۸
امتحان پاس کرنے والی ممبرات :- ۶۸ } ۱۰۰٪ نتیجہ

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی ممبرات :-

اوّل :- مکرمہ فرحت تنویر صاحبہ بنت روشن دین تنویر صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ۱ نمبر

دوم :- (۱) " ریحانہ شاہین قریشی صاحبہ بنت قریشی عبدالغنی صاحب " غربی الف

(۲) " امۃ النور صاحبہ بنت مولوی نورالحق صاحب " شرقی

سوم :- (۱) " امۃ النصیر صاحبہ دارالصدر غربی الف

(۲) " امۃ الحمید فوزیہ صاحبہ " جنوبی نمبر ۱

نوٹ :- معیار اوّل کے امتحان میں ربوہ کے علاوہ ۱۳ مقامات کی ممبرات نے حصہ لیا۔

نتیجہ امتحان معیار دوم

کل تعداد ممبرات :- ۱۵۵ کامیاب ممبرات :- ۱۵۴ فیصد نتیجہ ۹۹٪

امتیازی نتیجہ :-

اوّل :- مکرمہ امۃ النور صاحبہ بنت پیر معین الدین صاحب۔ دارالصدر شمالی

دوم :- " زبیدہ کلیم صاحبہ فیکٹری ایریا

سوم :- (۱) " امۃ الرشید صاحبہ دارالعلوم شرقی نمبر ۱

(۲) " زاہدہ سلام صاحبہ دارالصدر غربی ل

(۳) " ناصرہ مبشرہ صاحبہ دارالصدر شرقی نمبر ۱

نوٹ :- معیار دوم میں ربوہ کے علاوہ ۲۲ لجنات نے حصہ لیا۔

نتیجہ امتحان معیار سوم

کل تعداد ممبرات : ۴۳۷ کامیاب ممبرات :- ۴۳۵ (نتیجہ قریباً ۹۹ فی صد رہا)

امتیازی نتیجہ :-

اوّل :- (۱) مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ دارالرحمت وسطی نمبر ۱

(۲) " زبیدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم شرقی نمبر ۱

دوم :- " بشریٰ ناہید صاحبہ دارالصدر جنوبی

سوم :- (۱) " قدسیہ نعیم صاحبہ دارالرحمت غربی الف

(۲) " آمۃ الباسط صاحبہ " "

(۳) " امۃ المتین صاحبہ دارالعلوم شرقی نمبر ۲

نوٹ :-

معیار سوم میں ربوہ کے علاوہ ۳۶ لجنات نے حصہ لیا۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

قائدین مجالس ۵-۱۲ اکتوبر ہفتہ وصولی منائیں اگر آپکی مجلس کی ۱۰۰٪ وصولی نہیں ہوئی تو اس ہفتہ میں اس کے لئے پوری کوشش فرمادیں

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۴۲۶۶

میں شوکت محمود ولد علی احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن جامشورو ضلع دادو بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد: شوکت محمود ابن علی احمد صاحب آٹو پارٹس سنٹر الوحنی آٹو مارکیٹ ۱/۵ فیروز پور روڈ لاہور

گواہ شد: عبدالغفار ابن ماسٹر خدا بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد

گواہ شد: محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آباد

مسل ۲۴۲۶۷

میں امۃ الحفیظ زوجہ شیخ اعجاز احمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰ روپے

زیور طلائی ۸ تولہ مالیتی ۸۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحفیظ زوجہ شیخ اعجاز احمد صاحب مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۴ سیٹھ کالونی اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: حافظ قاری محمد صدیق ارشد ولد قریشی محمد شفیع صاحب ایف بلاک کالج روڈ مسجد احمدیہ اوکاڑہ۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد: موصی شیخ اعجاز احمد صاحب خاوند موصیہ۔

مسل ۲۴۲۶۸

میں قیصر احمد ولد مولوی احمد الرحمن صاحب بی ایس سی پیشہ کھلاڑی عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھاکہ ضلع بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت TK 31000 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: قیصر احمد ولد مولوی احمد الرحمن صاحب بنگلہ دیش

گواہ شد: عبدالرحمن احمدی سیکرٹری وصیت انجمن احمدیہ بنگلہ دیش

گواہ شد: اے کے رضاء الکریم ڈھاکہ بنگلہ دیش

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

جو صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر نیکیوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں اور نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا ان کا خاص شعار ہوتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی رضا کے سب سے بڑے انعام سے نوازتا ہے اور فوز عظیم یعنی عظیم الشان کامیابی انہی کے حصہ میں آتی ہے۔ سو رضاء الٰہی کا سب سے بڑا انعام اور فوز عظیم کا ملنا صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چل کر سابق بالخیرات بننے پر موقوف ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو نیکیاں بجا لانے میں کسی ایک مقام پر ٹھہرنے کی نہیں بلکہ سابق بالخیرات بننے کی تلقین فرمائی ہے اور نیکیوں میں سبقت لے جانے کو ہی اپنا مطمح نظر بنانے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

(البقرہ آیت ۱۴۹)

ترجمہ:۔ ہر ایک (شخص) کا ایک نہ ایک مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے۔ سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

سو مومنوں کی فطری سعادت کا نقطۂ کمال ان کا سابق بالخیرات بننا ہے جو خاص کوشش اور مجاہدہ کے ذریعہ یہ نقطۂ کمال حاصل کر لیتے ہیں وہی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سچے اور حقیقی مومن ہوتے ہیں اور انہیں ہی وہ عظیم الشان انعاموں سے نوازتا اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔

دعائے مغفرت

میری جواں سال بھانجی عزیزہ حفیظہ بیگم ایک سال کی طویل علالت کے بعد ۱۰/۹/۷۹ کو صبح ۲ بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزہ نے دو بچیاں بعمر ۹ سال و ۳ سال اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ عزیزہ غیر احمدی باپ کی بیٹی ہونے کے باوجود بڑی مخلصہ احمدی بچی تھی۔ اسے خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ دیندار، صابرہ، شاکرہ اور موحدہ تھیں۔ سب بہن بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم عزیزہ مرحومہ کو اپنے رحم و کرم سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کی ہر دو کم سن بچیوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب سوگواران کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ظہور احمد ناصر دارالرحمت وسطی ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے چچا جان حاجی خواجہ اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ آج کل گنگا رام ہسپتال میں پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اپریشن کو کامیاب بنائے۔
شہناز بٹ کرشن نگر لاہور

۲۔ خاکسار کے ماموں مکرم عبدالحمید عباسی صاحب آف شیخوپورہ خدا کے فضل سے اپنے نئے مکان میں شفٹ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکان مبارک کرے۔ نیز خاکسار کی پھوپھی وزیر بیگم صاحبہ بلڈ پریشر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
قاضی نعیم احمد کھوکھر شیخوپورہ

۳۔ خاکسار آنکھوں کا اپریشن کراتے گوجرہ جا رہا ہے۔ احباب جماعت شفائے [illegible] عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد چوہدری صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۰۹ اکال گڑھ

۴۔ میرا چھوٹا لڑکا محمد اعظم کوٹری سندھ میں بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار محمد شفیع ربوہ

غلبۂ اسلام کے دن قریب تر لانے کیلئے مخلصین جماعت کی قربانیاں

جماعت احمدیہ کے سامنے ایک عظیم مقصد ہے اور وہ یہ کہ دُنیا بھر کو اسلام کے نور سے منوّر کر کے اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانا ہے اور ہمارے دل اس یقین سے لبریز ہیں کہ اسلام بہرحال دنیا میں غالب آکر رہے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔" (فتح اسلام)

اس عظیم مقصد کو قریب تر لانے کے لئے مخلصین کی یہ جماعت خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس راہ میں بڑھ چڑھ کر ہر رنگ میں اور ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے اور سلسلہ کی دیگر مالی تحریکات کے ساتھ ساتھ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی خدا کے فضل سے پوری طرح متوجہ ہے کیونکہ یہ مالی سال کے آخری دن ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کی یہ حقیر قربانیاں قبول فرمائے اور انہیں ہر رنگ میں مثمر ثمرات بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

قرآن کریم کا ہر ملک کی زبان میں ترجمہ

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں قرآن کریم کو ہر ملک کی زبان میں ترجمہ کے ساتھ دُنیا کے ہر حصہ میں پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ اس کام کو وسعت دینے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے۔ اپنا قدم آگے بڑھائیے۔ اپنے وعدوں کی مرحلہ وار ادائیگی کرتے جائیے اور بقایا نہ ہونے دیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

وصیّت کرنے والی خواتین کے لئے اعلان

ہر خاتون وصیّت کرتے وقت اپنے خاوند کا وصیت نمبر اور اس کی ماہوار آمد فارم پر ضرور تحریر فرمائے۔ خاوند موصی نہ ہونے کی صورت میں ماہوار آمد تحریر فرمائیں اور بیوہ ہونے کی صورت میں سرپرست کا وصیت نمبر اور ماہوار آمد تحریر فرمائے۔

تمام وصایا امیر مقامی کے توسّط سے ارسال کی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ربوہ میں بجلی کی فراہمی کی ناقص صورتِ حال

ربوہ ۹؍۱۰؍ اکتوبر۔ بجلی کی رَو میں تعطّل کا سلسلہ بہت تھوڑا عرصہ ٹھیک رہنے کے بعد دوبارہ شروع ہو گیا ہے اور دن اور رات کے مختلف اوقات میں شہر کے اکثر حصّوں [illegible] اور کبھی جزوی طور پر کئی کئی گھنٹے بجلی غائب رہتی ہے اور جب بجلی آتی ہے تو بھی [illegible] انتہائی کم رہتی ہے ۹؍ اکتوبر کو صبح ساڑھے چھ بجے سے لیکر کئی گھنٹوں تک بجلی کی رَو بند رہی اور پھر رات کو بھی تمام شہر میں ۹ بجے کے قریب بند ہو گئی۔ اسی طرح ۱۰؍ اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے سے لے کر تین بجے سہ پہر تک بجلی بند رہی جس سے شہریوں کو شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اہالیانِ شہر نے واپڈا کے اربابِ اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ اس تکلیف دہ صورتِ حال کو جلد از جلد ختم کیا جائے۔

درخواست دعا

پسرم عزیزم شیخ طاہر احمد صاحب منیر ایم۔ اے نے امسال ایل ایل بی کا امتحان دیا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ نور احمد منیر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

افریقی جمہوریہ بینن کے دوسرے سالانہ جلسے کی روداد

(بقیہ صفحہ اوّل)

کفن مسیح کے موضوع پر، مکرم زکریا داؤد صاحب نے فرانسیسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موضوع پر، لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مسعود منشولا صاحب نے چودھویں صدی کا اختتام اور اس کی اہمیت کے موضوع پر، ڈاکٹر نظام الدین صاحب بدھن نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اختتامی خطاب کے بعد مکرم محمد اجمل صاحب شاہد نے دعا کروائی۔ جلسہ کا پہلا اجلاس ۸؍ ستمبر کو بعد دوپہر دوسرا شام کو اور آخری اجلاس ۹؍ ستمبر کو صبح ساڑھے نو بجے منعقد ہوا۔ اس دوران ۹؍ ستمبر کی صبح کو احباب جماعت نے باجماعت نماز تہجد ادا کی جو کہ مکرم الفا اسلام صاحب مشنری الاورو نے پڑھائی۔

اس ملک کا پرانا نام دھومی تھا اب اس کا نام پیپلز ری پبلک آف بینن ہے۔ یہ ملک نائیجیریا کے مغرب میں واقع ہے۔ فرانس کے زیرِ تسلط رہا ہے اسلئے سرکاری زبان فرنچ ہے تاہم نائیجیریا میں بولی جانے والی زبانیں یوروبا وغیرہ یہاں بھی بولی جاتی ہیں۔ اب اس ملک میں مشن ہاؤس اور مسجد تکمیل پا چکی ہے۔ ایک اور گاؤں میں بھی احمدیت کے قیام کے بعد مسجد بن چکی ہے۔ یہ ملک دیگر افریقی ملکوں کے مقابلے میں دیر سے احمدیت کے نور سے منوّر ہوا ہے تاہم احمدیت کی ترقی کی رفتار حوصلہ افزا ہے۔ اس جلسہ سالانہ کے لئے وکیل التبشیر مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے جو پیغام بھیجا تھا اس کے ایک حصے میں اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے محترم میاں طاہر احمد صاحب نے فرمایا:۔

"اے بینن ری پبلک کے مخلصین جماعت! جن کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ وقت کے امام کو پہچانا اور قبول کیا اب اس تیزی کے ساتھ راہ ہدایت پر قدم زن ہو کہ افریقہ کے ان ممالک سے بھی آگے نکل جاؤ جن کو اوّلین طور پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور کامل خلوص اور دعاؤں کے ساتھ یہ عزم لیکر تبلیغ اسلام کا کام شروع کرو کہ آئندہ چند سالوں میں سارا ملک اسلام کے نور سے جگمگا اُٹھے اور بینن کا علاقہ براعظم افریقہ کیلئے ایک روشنی کا مینار ثابت ہو۔"

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احباب بینن کے اخلاص میں برکت ڈالے اور اس ملک کو جلد از جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے تلے لا کر خدائے واحد کی توحید اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر دے۔ آمین

طبّی ضروریات کا مرکز

ہاضمون دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت ہے

اخبار کی تقسیم کے لئے ہمیں محنتی ہاکروں کی ضرورت ہے جو بروقت ربوہ میں مقامی طور پر اخبار تقسیم کر سکیں۔ تنخواہ معقول دی جائیگی۔ خواہشمند بالمشافہ ملیں۔

رشید بوٹ ہاؤس۔ گولبازار ربوہ

ٹریکٹر و کار برائے فروخت

ایک عدد ٹریکٹر بالکل نیا میسی فارگوسن ۴۵ ہارس پاور اور ایک کار آسٹن کیمبرج سیکنڈ ہینڈ اچھی حالت میں قابلِ فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

انیس محمود کاہلوں
۹/۴ دار الصدر غربی نزد مسجد قمر ربوہ
فون نمبر ۶۱۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴